۷۔ گیت

آرزوؔ لکھنوی

پہلی بات : آپ نے بہت سی فلموں کے گیت سنے ہیں۔ آپ انھیں گاتے بھی ہیں۔ گیت شاعری کی ایسی قسم ہے جسے گایا جاتا ہے۔ اُردو شاعری پر زیادہ تر فارسی شاعری کے اثرات پائے جاتے ہیں مگر گیت خالص ہندوستانی مزاج کی شاعری ہے۔ گیتوں میں ہندی الفاظ بھی خوب شامل ہوتے ہیں۔ ذیل کا گیت اسی طرز کا ہے۔ گیت کو موسیقی کی دھن پر بھی گایا جاتا ہے۔ مجروحؔ سلطانپوری، ساحرؔ لدھیانوی وغیرہ نے بھی فلمی گیت لکھے ہیں۔

جان پہچان : آرزوؔ لکھنوی ۱۷؍فروری ۱۸۷۳ء کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ ان کا اصل نام سیّد انور حسین تھا۔ ان کے والد بھی شاعر تھے۔ آرزوؔ بہت کم عمری میں شعر کہنے لگے تھے۔ اُردو شاعری میں وہ جلالؔ لکھنوی کے شاگرد تھے۔ 'فغانِ آرزوؔ، جانِ آرزوؔ اور سریلی بانسری' ان شعری مجموعے ہیں۔ 'سریلی بانسری' میں عربی فارسی الفاظ استعمال نہیں کیے گئے ہیں۔ آرزوؔ لکھنوی نے فلموں کے لیے بھی گیت لکھے ہیں۔ ۱۶؍اپریل ۱۹۵۱ء کو ان کا انتقال ہوا۔

کس نے یہ سب ساز سجایا
کس نے یہ سب کھیل رچایا
اپنے آپ سبھی کچھ کرکے
اپنا آپ چُھپایا

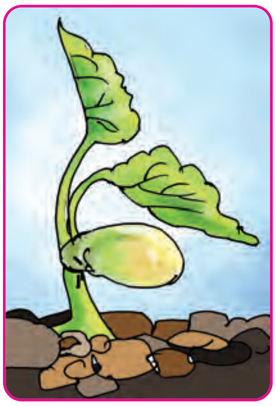

کومل کومل پیارے پودے
دھان پان متوارے پودے
کس نے ان کے اوپر چھڑکی
رنگ رُوپ کی مایا
اپنے آپ سبھی کچھ کرکے
اپنا آپ چُھپایا

اندھیارے میں سوتے تھے یہ
بے کل بے خود ہوتے تھے یہ
نیند پری کے ان ماتوں کو
نیند سے آن جگایا
اپنے آپ سبھی کچھ کرکے
اپنا آپ چُھپایا

ہرا بھرا گلزار کِھلا ہے
سرسوں کا بازار لگا ہے

دیکھ دیکھ مَن خوش ہوتا ہے
آنکھوں نوٗر سمایا
اپنے آپ سبھی کچھ کرکے
اپنا آپ چُھپایا

خلاصۂ کلام : اس گیت میں شاعر سوال کر رہا ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کھیل کو شروع کس نے کیا؟ ہمارے اطراف رنگ برنگے پھول پتے، پیڑ پودے پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کو رنگ روپ کی دولت کس نے عطا کی؟ ماحول میں نظر آنے والی تمام چیزیں وجود میں آنے سے پہلے عدم میں سو رہی تھیں کہ انھیں کسی نے جگا دیا۔ جس نے ہمیں آنکھوں کی روشنی دی اور دنیا کے باغ کے سارے رنگ ہمیں دِکھائے لیکن حیرت کی بات ہے کہ ہم اسے نہیں جانتے۔ جس نے یہ سب کاروبار پھیلایا ہے، آخر دنیا اور کائنات کو بنا کر وہ کہاں چھپ گیا ہے؟

معنی و اشارات

ساز سجانا – سر و سامان تیار کرنا
کھیل رچانا – مراد دنیا آباد کرنا
اپنا آپ چھپایا – اپنے وجود کو چھپایا

مایا – دھوکا، وہم، دولت
نیند پری کے ماتے – گہری نیند سونے والے

مشق

ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ فلمی گیت لکھنے والے دو مشہور شاعروں کے نام لکھیے۔
۲۔ 'سریلی بانسری' کی شاعری کی خاص بات کیا ہے؟
۳۔ شاعر نے اس گیت میں جو سوال کیے ہیں، ان کے جواب میں کس کی طرف اشارہ ملتا ہے؟
۴۔ اندھیارے میں کون سو رہے تھے؟
۵۔ دیکھنے والے کا من کیا دیکھ کر خوش ہوتا ہے؟
۶۔ یہ گیت خدا کی تعریف میں ہے۔ ایسی نظم کو کیا کہتے ہیں؟

مفصل جواب لکھیے :

'پہلی بات' میں گیت کے بارے میں کیا معلومات دی گئی ہے؟

لغت کا استعمال

اس نظم میں آئے ہوئے ہندی لفظوں کو تلاش کرکے ان کے معنی لکھیے۔

وسعت مرے بیان کی

درج ذیل بند کا مطلب بیان کیجیے :

ہرا بھرا گلزار کِھلا ہے
سرسوں کا بازار لگا ہے
دیکھ دیکھ من خوش ہوتا ہے
آنکھوں نور سمایا
اپنے آپ سبھی کچھ کرکے
اپنا آپ چھپایا

لفظوں کا کھیل

گیت میں 'رنگ روپ' ایک ترکیب دی گئی ہے۔ ذیل میں دیے ہوئے لفظوں کو جوڑ کر صحیح تراکیب بنائیے۔

محنت	دھوپ	دھاڑ	مذاق
شور	ہنسی	کاج	کود
کام	کھیل	دوڑ	درد
دکھ	مار	غل	مشقت

آئیے! کر کے دیکھیں۔

۱۔ اپنے ہم جماعت ساتھیوں کے ساتھ ایک گروپ بنائیے جس میں کم از کم چار طلبہ/ طالبات ہوں۔

۲۔ ہر طالب علم آرزو لکھنوی کے گیت کی دھن اپنے طور پر بنائے۔

۳۔ تمام دھنوں میں سب سے بہتر دھن پر سب مل کر یہ گیت بہ آوازِ بلند کلاس میں سنائیں۔

سرگرمی / منصوبہ :

۱۔ مختلف شاعروں نے الگ الگ موضوعات پر گیت لکھے ہیں مثلاً ساحر کا گیت 'پیسا'۔ آپ کسی اور شاعر کا لکھا ہوا گیت حاصل کر کے اپنی جماعت کے دوستوں کو سنائیے۔

۲۔ فلموں میں شامل کوئی وطنی گیت تلاش کر کے اپنی جماعت میں اجتماعی طور پر گائیے۔

ANNRJB

آئیے زبان سیکھیں

امریہ جملہ :

آپ یہ جملے پڑھ چکے ہیں، انھیں دوبارہ پڑھیے :

۱۔ میں نے تجھ پر جو زیادتی کی ہے، مجھ سے اس کا بدلہ لے لے۔

۲۔ خوب زور سے پکڑ۔

۳۔ جا کے اماں سے اور مانگ لاؤ۔

۴۔ میرا ہاتھ پکڑ کر وہاں لے چلو جہاں مہمانوں نے کھانا کھایا تھا۔

۵۔ مجھے معاف کردو۔

۶۔ کاکی اُٹھو، کھانا کھالو۔

۷۔ اس کا برا نہ ماننا۔

ان جملوں کے فقرے ''لے لے/ زور سے پکڑ/ مانگ لاؤ/ لے چلو/ اُٹھو/ کھالو/ برا نہ ماننا'' سے کسی بات یا کام کا حکم دیا جانا معلوم ہو رہا ہے اور فقروں ''معاف کردو/ اُٹھو/ کھا لو'' سے معلوم ہو رہا ہے کہ انھیں بولنے والا کسی سے درخواست کر رہا ہے۔ اسی طرح مثال کے آخری جملے میں 'برا نہ ماننا' فقرے سے پتا چل رہا ہے کہ اس میں کسی کام کو نہ کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ ایسے جملوں میں فعل کی اہمیت ہوتی ہے۔ جس فعل سے کسی بات کا حکم دیا جائے یا درخواست اور نصیحت کی جائے، اس فعل کو **'امر'** کہتے ہیں۔ (لے، پکڑ، چلو، اُٹھو، وغیرہ) اور جس جملے میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اسے **'امریہ جملہ'** کہا جاتا ہے۔

ذیل کے جملوں کے بارے میں اپنی بیاض میں لکھیے کہ ان جملوں میں کون سا امریہ فعل استعمال ہوا ہے۔ (حکم، درخواست، نصیحت، التجا)

۱۔ مجھے بھی کچھ کہنے کا موقع دیجیے۔

۲۔ کیا آپ میری بات سنیں گے؟

۳۔ یہاں سے فوراً چلے جاؤ۔

۴۔ بزرگوں کا احترام کرو۔